کا یقین رکھنا چاہیئے۔ اقبال نے کہا ہے

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر تیرا زجاج بن نہ سکے گا حریفِ سنگ

مسلمانوں کو اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہیئے کہ اُن کا زجاج "حریفِ سنگ ہی ہے" اس طرح کے منتشر واقعات کو ہرگز قومی رنگ نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر دو تین نام کے ہندوؤں نے اسلام کی توہین کی ہے تو اس کے خلاف بمبئی اور دوسرے مقامات میں جو احتجاجی جلسے ہوئے ہیں اُن میں مسلمانوں کے دوش بدوش خود ہندو اور سکھ لیڈروں نے نہایت پُرجوش اور موثر تقریریں کیں ہیں اور ان بھائیوں نے صاف صاف کہا ہے کہ ہندوستان کی سیکولر گورنمنٹ میں اسلام کی عزت اور پیغمبر اسلام کی عزت خود ہمارے ملک کی۔ ہمارے سماج کی اور ہمارے مذہب اور ہماری تہذیب کی عزت ہے۔ اور اس بنا پر جو شخص اسلام کی توہین کرتا ہے وہ صرف اسلام کی ہی نہیں بلکہ ہمارے دھرم اور ہمارے سماج کی بھی توہین اور تذلیل کرتا ہے۔ بلکہ بمبئی میں تو ایک سکھ بھائی نے مسلمانوں سے یہاں تک کہہ دیا کہ آپ کچھ غم نہ کریں اپنے گھروں میں بیٹھیں، ہم خود آپ کی طرف سے مقدمہ لڑیں گے اور جو کام آپ کرنا چاہتے ہیں وہ ہم کریں گے اور اصل بات بھی یہی ہے کہ جو شخص کسی دوسرے مذہب اور اس کے بانیوں کو اس طرح برا بھلا کہتا ہے وہ خود اپنے مذہب کا بھی سچا پیرو نہیں ہے اور گویا اس طرح وہ اپنے مذہب کی آپ تذلیل کرتا ہے۔ برا انسان بہرحال برا ہے اور ہر جگہ برا ہے۔ اس میں ہندو مسلمان یا سکھ یا عیسائی کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کا انگریزی اخبار جس کا غلغلہ عرصہ سے بلند تھا آخر کار منصۂ شہود پر "دی میسج" کے نام سے آگیا اور پچھلے دو تین ماہ سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔

اس کے ڈائرکٹر آف پالیسی مولانا محمد حفظ الرحمٰن اور اڈیٹر جناب ایس حیدر صاحب ہیں۔ مضامین کی ترتیب اور تنوعِ زبان و بیان اور ملکی اور غیر ملکی معاملات و مسائل پر تبصرہ و اظہار خیال کے اعتبار سے غالباً مولانا محمد علی مرحوم کے کامریڈ کے بعد یہ انگریزی کا پہلا اخبار ہے جو اس شان کے ساتھ نکلا ہے۔ ملکی سیاسیات میں ترقی پسندانہ اور بالکل صحیح اور معتدل جمہوری نقطۂ نظر کے ساتھ مسلمانوں کے مخصوص معاملات و مسائل کے بارے میں یہ اخبار جس طرح اظہار رائے کرتا ہے اُس میں جرات بھی ہے اور حوصلہ و امید بھی۔ ایک ولولۂ عزم بھی ہے اور جوش و خروش بھی۔ مضامین و مقالات میں ادب بھی ہوتا ہے اور تاریخ و سیاسیات بھی۔ سنجیدگی اور متانت ملکہ ظرافت اور طنز کی چاشنی بڑا لطف دیتی ہے جس سے دماغ محظوظ ہوتا ہے اور دل میں گدگدی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے اور دن دونی ترقی عطا فرمائے۔ سالانہ چندہ غلم درسہ ماہی سے روپیہ ہے۔ پتہ دی میسج دیکلی دہلی۔ جو لوگ کہ سیاسیات میں معتدل ترقی پسند نقطہ نظر کا ذوق رکھتے ہیں انہیں اس اخبار کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔